روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 8 جولائی 2003ء 7 جمادی الاول 1424 ہجری-8 وفا 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 151

تکلیف دہ بیماری سے نجات کی دعا

حضرت مسیح موعود کی ایک الہامی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِيْ - بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِيْ - بِسْمِ اللّٰهِ الْغَفُوْرِ الرَّحِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الْبَرِّ الْكَرِيْمِ - يَا حَفِيْظُ يَا عَزِيْزُ يَا رَفِيْقُ يَا وَلِيُّ اشْفِنِيْ (تذکرہ ص 524)

ترجمہ:- میں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو کافی ہے- اللہ کے نام کے ساتھ جو شافی ہے- اللہ کے نام کے ساتھ جو بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے- اللہ کے نام کے ساتھ جو احسان کرنے والا اور عزت والا ہے- اے حفاظت کرنے والے اے عزت و غلبہ والے اے ساتھی اے دوست مجھے شفا دے-

نیک اولاد عطا ہونے کیلئے حضرت زکریاؑ کی مقبول دعا کا ایمان افروز تذکرہ

والدین صالح اور خادم دین اولاد کی خواہش اور اس کیلئے دعائیں کریں

ایم ٹی اے کی نشریات خدا کے فضل سے ایشیا سیٹ تھری پر بھی شروع ہو چکی ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 4۔ جولائی 2003ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 جولائی 2003ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے نیک اولاد عطا ہونے کے لئے حضرت زکریا علیہ السلام کی مقبول دعا کا تذکرہ کرتے ہوئے والدین کو توجہ دلائی کہ وہ نیک اور صالح اولاد کیلئے تادم واپسیں دعائیں کرتے رہیں۔ آپ نے اس مضمون کی تشریح آیات قرآنی، احادیث اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں بیان فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست نشر کیا گیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی براڈ کاسٹ ہوا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ آل عمران کی آیت 39 کی تلاوت اور ترجمہ بیان فرمایا جس میں حضرت زکریاؑ کی دعا کا تذکرہ ہے اور پھر حضرت زکریاؑ کی قبولیت دعا کے متعلق دوسری آیات بھی بیان فرمائیں۔ حضرت مریم کا بیان تھا کہ یہ سب نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی ہیں یہ بیان حضرت زکریاؑ کی دعا کا محرک بنا جس کے نتیجہ میں اللہ نے آپ کی نیک اولاد عطا ہونے کیلئے دعا کو قبول فرماتے ہوئے حضرت یحییٰؑ عطا کئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت زکریاؑ کی یہ دعا ہم سب کو بھی کرنی چاہئے۔ پیدائش سے پہلے بھی اور پیدائش کے بعد بھی بچوں کے نیک صالح ہونے کیلئے والدین دعائیں کرتے رہیں کیونکہ والدین کی اپنی اولاد کے حق میں دعائیں مقبول ہوا کرتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جہاں والدین کی دعائیں اپنے بچوں کیلئے اچھے رنگ میں پوری ہوتی ہیں وہاں ایسے بچے جو والدین کی اطاعت نہیں کرتے ان کے بارے میں برے رنگ میں بھی پوری ہوتی ہیں۔ والدین کی ایسی دعاؤں سے بچوں کو ڈرنا چاہئے۔ آنحضرتؐ نے والدین کے حقوق کا تذکرہ فرمایا ہے۔ قرآن کریم نے تعلیم دی ہے کہ والدین کے رویہ پر اف تک نہ کہیں اور اف تو تکلیف میں ہی ہوتا ہے یعنی اگر والدین ناجائز رویہ اختیار کریں تو بھی اف نہ کہیں۔ والدین کا فرض ہے کہ پیدائش سے لے کر آخری سانس تک بچوں کے نیک فطرت اور صالح ہونے کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اور تربیت اس لئے کریں کہ یہ نیک اور دین کے خادم بن جائیں نہ کہ جائیداد کے وارث بنیں۔

حضرت مسیح موعود نے اپنی اولاد کے نیک، متقی اور دین کے خادم ہونے کیلئے ڈھیروں دعائیں کی ہیں۔ آپ نے احباب جماعت کو بھی توجہ دلائی ہے کہ اپنے بچوں اور بیویوں کی اصلاح کیلئے دعائیں کرتے رہیں کیونکہ مال اور اولاد فتنے کا باعث بنتے ہیں۔ اولاد کی پرورش رحم اور تقویٰ کو پیش نظر رکھ کر کریں نہ اس لئے کہ وہ وارث بن جائیں۔ دیندار، متقی اور خدا کی فرمانبردار اولاد کے علاوہ خواہش اولاد معصیت کا رنگ رکھتی ہے۔

حضور نے حضرت مسیح موعود کی قبولیت دعا کے واقعات بیان فرمائے جس کے نتیجہ میں نیک اور صالح اولاد عطا ہوئی۔ منشی عطا محمد پٹواری صاحب نے اولاد کیلئے لکھا حضور کی دعا سے انہیں صاحب اقبال بیٹا عطا ہوا جس کے نتیجے میں بہتوں کو ہدایت نصیب ہوئی۔ حضرت قدرت اللہ سنوری صاحب کی ایسی بیوی سے جس کو ڈاکٹرز کے مطابق اولاد نہیں ہو سکتی تھی اس سے 14 بچے حضور کی دعا سے عطا ہوئے۔ حضرت حافظ نبی بخش صاحب کیلئے حضرت مسیح موعود نے دعائے نعم البدل کی جس کے نتیجہ میں حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ افریقہ جیسا بلند خادم دین بیٹا عطا ہوا۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں ایم ٹی اے کے بارہ میں خوشخبری دی کہ خدا کے فضل سے ایم ٹی اے کی نشریات اب ایشیا سیٹ تھری پر بھی شروع ہو گئی ہیں جس کے نتیجہ میں برصغیر اور دوسرے علاقوں میں ایم ٹی اے کی نشریات مین سٹریم چینل پر پہنچ گئی ہیں۔ اور یہ سیٹلائٹ انتہائی ارزاں قیمت میں جماعت کو عطا ہوا ہے۔ اس سے اب جزائر فجی اور دوسرے کناروں تک نشریات دیکھی جا رہی ہیں۔

تعلیمی کلاسز ربوہ

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے تحت گرمیوں کی تعطیلات سے استفادہ کرتے ہوئے ربوہ کی سات بیوت الذکر میں 15 تا 30 جون 2003ء تعلیم القرآن کلاسز کا انتظام کیا گیا۔ یہ کلاسز صبح 8 تا 9 بجے تک ہوئیں جن میں ترتیل القرآن کے قواعد یعنی صحت تلفظ، حفظ قرآن 17 آیات و آخری دس سورتیں، عام دینی معلومات، مختصر تاریخ احمدیت، ترجمہ نماز اور تربیتی لیکچرز شامل تھے۔ یہ کلاسز بیت المہدی، بیت راجیکی، بیت ناصر، بیت احمد دارالنصر وسطی، بیت حمد دارالیمن وسطی اور بیوت الحمد کی بیت الذکر میں ہوئیں۔ جہاں اساتذہ تعلیم دیتے رہے اور بزرگان نے لیکچرز دیئے۔ ان کلاسز کی مجموعی حاضری طلبہ 750 رہی۔ مورخہ 6 جولائی 2003ء بروز اتوار بیت المہدی گولبازار میں تقریب تقسیم انعامات ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔ تلاوت کے بعد حافظ برہان محمد صاحب نے رپورٹ پیش کی جس کے بعد نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے۔ اور اس فیض کو جاری رکھنے کی نصیحت فرمائی۔ مکرم میجر (ر) شاہد سعدی صاحب نے صدر عمومی ربوہ نے جملہ شرکاء محفل کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے انٹرویو 9۔ اگست 2003ء بروز ہفتہ وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔

درخواست دہندگان میٹرک کے نتیجہ کی جلد اطلاع دیں تاکہ انٹرویو کیلئے تفصیلی چٹھی بھجوائی جائے۔ وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کا حوالہ ضرور دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

میڈیکل کالجز کے احمدی طلباء توجہ فرمائیں

میڈیکل کی تعلیم کے بعد اگر آپ خدمت دین اور خدمت خلق کا ارادہ رکھتے ہیں تو مجلس نصرت جہاں

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ احمدیت
منزل بہ منزل
مرسلہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1992ء (3)

30 اکتوبر حضور نے کینیڈا کے خطبہ جمعہ میں بوسنیا کے یتیم بچوں کی امداد کے لئے مالی تحریک کا اعلان کیا۔ اپنی طرف سے ایک ہزار پاؤنڈ پیش فرمائے نیز صومالیہ کے قحط زدہ عوام اور مسی ساگا کینیڈا کی بیت الذکر کے لئے بھی چندہ کی تحریک فرمائی۔

6 نومبر حضور نے بنگلہ دیش میں جماعت پر کئے جانے والے مظالم اور بیت الذکر پر حملہ کا ذکر کیا اور حکومت بنگلہ دیش کو مفید مشورے دیئے۔ حضور نے فرمایا کہ بوسنیا میں جہاد جاری ہے اور احمدی اس میں حصہ لینے کے لئے تیار ہیں۔

8 نومبر فضل عمر ہسپتال کے نرسز ہاسٹل اور نئے وارڈوں کا افتتاح ہوا۔ اس موقع پر بتایا گیا کہ سال بھر میں 65 ہزار مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔

4 دسمبر حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ راجشاہی بنگلہ دیش کی نو تعمیر شدہ احمدیہ بیت الذکر پر حملہ کیا گیا اسے منہدم کر دیا گیا اور ایک ایک اینٹ بنیادوں سے بھی اکھیڑ کر لے گئے۔

11 دسمبر حضور نے ہندوستان میں بابری مسجد کی شہادت (6 دسمبر) پر دلی دکھ کا اظہار کیا اور فرمایا کہ گزشتہ چند سال میں پاکستان میں جماعت کی 10 بیوت الذکر منہدم کی جا چکی ہیں۔

16 دسمبر محمد اشرف صاحب کو جلھن ضلع گوجرانوالہ میں شہید کر دیا گیا۔

26 تا 28 دسمبر جلسہ سالانہ قادیان۔ لندن میں قادیان کے لئے پہلی بار جلسہ منعقد ہوا جس سے حضور نے افتتاحی اور اختتامی خطابات فرمائے۔ آخری خطاب میں حضور نے جلسہ پیشوایان مذاہب دوبارہ زور و شور سے منعقد کرنے کی تحریک فرمائی اور فرمایا کہ ایک مذہب کا پیروکار دوسرے مذہب کی خوبیاں بیان کرے تاکہ نفرتیں کم ہوں۔

اختتامی اجلاس میں 8 افراد کی بیعت بھی سیٹلائیٹ کے ذریعہ نشر کی گئی اس طرح یہ پہلی بیعت تھی جو عالمی رابطوں کے ذریعہ نشر کی گئی۔

دسمبر مکرم مبشر احمد صاحب چوہدری مربی سلسلہ نائیجیریا ایک حادثہ میں شہید ہو گئے عمر 38 سال۔

متفرق

___ طوالو میں پہلی احمدیہ بیت الذکر اور مربی ہاؤس کی تعمیر۔

___ سوئٹزرلینڈ کی مجلس انصار اللہ کا پہلا دو روزہ سالانہ اجتماع۔ حضور نے افتتاحی اور اختتامی خطاب فرمایا۔

___ پولینڈ کے دارالحکومت وارسا میں احمدیہ مرکز کے لئے جگہ خریدی گئی۔

___ سینٹ لوئیس میسوری امریکہ میں ساڑھے تین لاکھ ڈالر کی مالیت سے جائیداد خریدی گئی۔

یادوں کی کتھا

راہئ خلد بریں! تیری صدا باقی ہے
وہ ترا شیریں سخن جگ میں سدا باقی ہے

نور ہی نور برستا تھا زباں سے تیری
تیرے لفظوں کی زمانے میں ضیاء باقی ہے

تیری باتیں، ترے خطبے، وہ مجالس تیری
جانے والے تری یادوں کی کتھا باقی ہے

تو نے ہر دل میں اتر کے ہے محبت بانٹی
دل میں ہر دم تری چاہت کا مزا باقی ہے

تجھ کو للکار کے اے شیر خدا! دنیا میں
ہے کہاں کوئی عدو، کون ضیاء باقی ہے

مل گئے خاک میں سب دعوے زمیں والوں کے
عرش آواز تھا تو، تیرا کہا باقی ہے

ایک لمحے کا ٹھکانہ ہے سرائے دنیا
سب مسافر ہیں یہاں ایک خدا باقی ہے

گو حقیقت مجھے معلوم ہے لیکن پھر بھی
میں سمجھتا ہوں کہ تو ہم میں سدا باقی ہے

دلبرا تو نے تو جنت میں بسا لی دنیا
اور یہ ہجر زدہ تیرا ضیاء باقی ہے

ضیاء اللہ مبشر

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

گزشتہ دنوں جس طرح پوری جماعت اللہ کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے جھکی اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہماری خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا اس پر حضرت مسیح موعود کی اس پیاری جماعت نے جس خوشی اور اللہ تعالیٰ کی حمد کا اظہار کیا ہے وہ اس جماعت کا ہی خاصہ ہے۔

مجھے حضرت مسیح موعود کی اس پیاری جماعت سے بہت پیار ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 2۔مئی 2003ء بمطابق 2 ہجرت 1382 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الاعراف کی آیت 44 کی تلاوت فرمائی اور پھر یوں ترجمہ بیان فرمایا:۔

اور ہم ان کے سینوں سے کینے کھینچ نکالیں گے ان کے زیر تصرف نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے کہ تمام حمد اللہ ہی کیلئے ہے جس نے ہمیں یہاں پہنچنے کی راہ دکھائی جبکہ ہم کبھی ہدایت نہ پا سکتے تھے اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا۔ یقیناً ہمارے پاس ہمارے رب کے رسول حق کے ساتھ آئے تھے اور انہیں آواز دی جائے گی کہ یہ وہ جنت ہے جس کا تمہیں وارث ٹھہرایا گیا ہے بسبب اس کے جو تم عمل کرتے تھے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''حمد اس تعریف کو کہتے ہیں جو کسی مستحق تعریف کے اچھے فعل پر کی جائے نیز ایسے انعام کنندہ کی مدح کا نام ہے جس نے اپنے ارادہ سے انعام کیا ہو۔ اور اپنی مشیئت کے مطابق احسان کیا ہو۔ اور حقیقت حمد کما حقہ صرف اسی ذات کیلئے متحقق ہوتی ہے جو تمام فیوض و انوار کا مبدء ہو اور علی وجہ البصیرت کسی پر احسان کرے، نہ کہ غیر شعوری طور پر یا کسی مجبوری سے۔ اور حمد کے یہ معنی صرف خدائے خبیر و بصیر کی ذات میں ہی پائے جاتے ہیں۔ اور وہی محسن ہے اور اول و آخر میں سب احسان اسی کی طرف سے ہیں۔ اور سب تعریف اسی کیلئے ہے اس دنیا میں بھی، اس دنیا میں بھی، اور ہر حمد جو اس کے غیروں کے متعلق کی جائے اس کا مرجع بھی وہی ہے۔............اللہ تعالیٰ نے لفظ حمد میں ان صفات کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جو اس کے ازلی نور میں پائی جاتی ہیں۔''

(اعجاز المسیح 125 تا 127)

دعا کا مضمون ایک ایسا مضمون ہے کہ جس کے بغیر مومن ایک لحہ کیلئے بھی زندگی گزارنے کا تصور نہیں کر سکتا اور جب مومن کی دعا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کی وجہ سے قبولیت کا درجہ پاتی ہے تو پھر بے اختیار مومن کا دل اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گانے لگتا ہے۔ گزشتہ دنوں جس طرح پوری جماعت کیا بچہ اور کیا بوڑھا، کیا مرد اور کیا عورت، کیا غریب اور کیا امیر، اللہ کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے جھکے اور اپنی ذات سے بے خبر ہوئے اس کے حضور اپنا سر رکھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے ہماری خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا اس پر حضرت مسیح موعود کی اس پیاری جماعت نے جس خوشی اور اللہ تعالیٰ کی حمد کا اظہار کیا ہے وہ اس جماعت کا ہی خاصہ ہے۔ آج پوری دنیا میں سوائے اس جماعت کے اور کہیں یہ اظہار نہیں مل سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی سچائی کا اس دور میں یہی نشان کافی ہے لیکن ''گر دل میں ہو خوف کردگار''۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کی جماعت کو جب اگلے جہان میں جنت کی بشارت دیتا ہے تو اس کے نظارے صرف بعد میں ہی کروانے کے وعدے نہیں کرتا بلکہ اس دنیا میں بھی اخلاص، وفا اور پیار کے نمونے دکھا کر آئندہ جنتوں کے وعدوں کو مزید تقویت دیتا ہے۔ اس کے نظارے روزانہ ڈاک میں آجکل میں دیکھ رہا ہوں۔ دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ کس طرح ایک شخص جو سینکڑوں ہزاروں میل دور ہے صرف اور صرف خدا کی خاطر خلیفۂ وقت سے اظہار محبت و پیار کر رہا ہے اور یہی صورت ادھر بھی قائم ہو جاتی ہے۔ ایک بجلی کی رو کی طرح فوری طور پر وہی جذبات جسم میں سرایت کر جاتے ہیں۔ الحمد للہ۔ الحمد للہ۔

حضرت مسیح موعود کا ایک الہام ہے: (۔) اس خدا کی تعریف ہے جس نے میرا غم دور کیا اور مجھ کو وہ چیز دی جو اس زمانہ کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی۔

(تذکرہ صفحہ 664 مطبوعہ 1969ء)

لیکن ان جذبات اور احساسات کو ہم نے وقتی نہیں رہنے دینا بلکہ دعا اور اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ اس کی اعلیٰ سے اعلیٰ مثالیں رقم کرنے کا عہد کرنا چاہئے۔ ہم اس رسول ﷺ کے ماننے والے ہیں جس نے عسر اور یسر میں اللہ تعالیٰ سے وفا اور اس کی حمد کی اعلیٰ ترین مثال قائم کی۔ آپ ابتدائی دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے رہے۔ چنانچہ دیکھو مرادیں بر آئیں اور آپ فاتحانہ شان سے مکہ میں داخل ہوئے لیکن کس حالت میں۔ اس بارہ میں ایک روایت ہے:۔

ابن اسحاق روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ابو بکرؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ (فتح مکہ کے دن) جب آنحضرت ﷺ ''ذی طویٰ'' مقام کے پاس پہنچے تو اس وقت آپ نے سرخ رنگ کی دھاری دار چادر کے پہلو سے اپنا چہرہ مبارک قدرے ڈھالکا ہوا تھا۔ اور مکہ کی فتح کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے جو آپؐ کو عزت عطا فرمائی تھی، اس کی وجہ سے آپ نے اپنا سر مبارک اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی سے اس قدر جھکایا ہوا تھا کہ قریب تھا کہ آپ کی داڑھی مبارک پالان کے اگلے حصہ سے جا چھوئے۔

(سیرۃ ابن ہشام صفحہ 546)

اس حالت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''علو جو خدا تعالیٰ کے خاص بندوں کو دیا جاتا ہے وہ انکسار کے رنگ میں ہوتا ہے۔ اور شیطان کا علو استکبار سے ملا ہوا تھا۔ دیکھو ہمارے نبی کریم ﷺ نے جب مکہ کو فتح کیا تو آپؐ نے اسی طرح اپنا سر جھکایا اور سجدہ کیا جس طرح ان مصائب اور مشکلات کے دنوں میں جھکاتے اور سجدے کرتے تھے جب اسی مکہ میں آپؐ کی ہر طرح سے مخالفت کی جاتی اور دکھ دیا جاتا تھا۔ جب آپؐ نے دیکھا کہ میں کس حالت میں یہاں سے گیا تھا اور کس حالت میں اب آیا ہوں تو آپؐ کا دل خدا کے شکر سے بھر گیا اور آپؐ نے سجدہ کیا۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 404حاشیہ جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس مضمون کو، حمد کے مضمون کو جاری رکھنے کی توفیق دے۔ اس بارہ میں کچھ مزید احادیث بھی پیش ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک دن میں **سبحان اللہ و بحمدہ** ایک سو مرتبہ کہا، اس کی سب خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کی طرح ہوں یعنی بہت زیادہ ہوں۔

(صحیح البخاری۔ کتاب الادب)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دو ایسے کلمات ہیں جو زبان پر بہت ہلکے ہیں لیکن میزان میں بہت بھاری ہوں گے اور خدائے رحمان کو بہت محبوب ہیں۔ وہ کلمات یہ ہیں: سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز پکارا جائے گا کہ حمادون کھڑے ہو جائیں۔ تو ایک گروہ کھڑا ہو جائے گا اور ان کیلئے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ پھر وہ جنت میں داخل ہونگے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! یہ حمادون کون لوگ ہیں؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو ہر حال میں خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء لابی نعیم)

اللہ کرے کہ اس جماعت میں کوئی ایسا فرد نہ ہو جو ان سے باہر ہو۔

کامیابی پر سجدات شکر بجالانے کی نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”واجب اور ضروری ہے کہ ہر کامیابی پر مومن خدا تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجالائے کہ اس نے محنت کو اکارت تو نہیں جانے دیا۔ اس شکر کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھے گی اور ایمان میں ترقی ہوگی اور نہ صرف یہی بلکہ اور بھی کامیابیاں ملیں گی، کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری نعمتوں کا شکر کرو گے تو البتہ میں نعمتوں کو زیادہ کروں گا۔ اور اگر کفران نعمت کرو گے تو یاد رکھو عذاب سخت میں گرفتار ہو گے۔

اس اصول کو ہمیشہ مدنظر رکھو۔ مومن کا کام یہ ہے کہ وہ کسی کامیابی پر جو اسے دی جاتی ہے شرمندہ ہوتا ہے اور خدا کی حمد کرتا ہے کہ اس نے اپنا فضل کیا اور اس طرح پر وہ قدم آگے رکھتا ہے اور ہر ابتلا میں ثابت قدم رہ کر ایمان پاتا ہے۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 98-99جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعود مزید فرماتے ہیں:۔

”خالص احسان جو مخلوق میں سے کسی کام کرنے والے کے کسی کام کا صلہ نہ ہو مومنوں کے دلوں کو ثنا، مدح اور حمد کی طرف کھینچتا ہے۔ لہٰذا وہ خلوص قلب اور صحت نیت سے اپنے محسن کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔ اسی طرح بغیر کسی وہم کے جو شک وشبہ میں ڈالے خدائے رحمان یقیناً قابل تعریف بن جاتا ہے، کیونکہ ایسے انعام کرنے والی ہستی جو لوگوں پر بغیر ان کے کسی حق کے طرح طرح کے احسان کرے اس ہستی کی ہر وہ شخص حمد کرے گا جس پر انعام و اکرام کیا جاتا ہے اور یہ بات انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ پھر جب اتمام نعمت کے باعث حمد اپنے کمال کو پہنچ جائے تو وہ کامل محبت کی جاذب بن جاتی ہے اور ایسا محسن اپنے محبوں کی نظر میں بہت قابل تعریف اور محبوب بن جاتا ہے اور یہ صفت رحمانیت کا نتیجہ ہے۔“

(اعجاز المسیح صفحہ 89)

آپ مزید فرماتے ہیں کہ: ”وہ ہر چیز کا خالق ہے۔ اور آسمانوں اور زمینوں میں اسی کی حمد ہوتی ہے۔ اور پھر حمد کرنے والے ہمیشہ اس کی حمد میں لگے رہتے ہیں اور اپنی یاد خدا میں محو رہتے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں مگر ہر وقت اس کی تسبیح و تحمید کرتی رہتی ہے۔ اور جب اس کا کوئی بندہ اپنی خواہشات کا چولہ اتار پھینکتا ہے، اپنے جذبات سے الگ ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کی راہوں اور اس کی عبادات میں فنا ہو جاتا ہے، اپنے اس رب کو پہچان لیتا ہے جس نے اپنی عنایات سے اس کی پرورش کی وہ اپنے تمام اوقات میں اس کی حمد کرتا ہے اور اپنے پورے دل بلکہ اپنے (وجود کے) تمام ذرات سے اس سے محبت کرتا ہے تو اس وقت وہ شخص عالمین میں سے ایک عالم بن جاتا ہے..... ایک اور عالم وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے طالبوں پر رحم کر کے آخری زمانہ میں مومنوں کے ایک دوسرے گروہ کو پیدا کرے گا اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام **لہ الحمد فی الاولیٰ والاخرۃ** میں اشارہ فرمایا ہے۔ (۔)

(اعجاز المسیح صفحہ 135-136)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

”میں ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ تمہارا اعتصام حبل اللہ کے ساتھ ہو۔ قرآن کریم تمہارا دستور العمل ہو۔ باہم کوئی تنازع نہ ہو کیونکہ تنازع فیضان الٰہی کو روکتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی قوم جنگل میں اسی نقص کی وجہ سے ہلاک ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ کی قوم نے احتیاط کی اور وہ کامیاب ہو گئے۔ اب تیسری مرتبہ تمہاری باری آئی ہے۔ اس لئے چاہئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں وہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔ استغفار کثرت سے کرو اور دعاؤں میں لگے رہو۔ وحدت کو ہاتھ سے نہ دو۔ دوسرے کے ساتھ نیکی اور خوش معاملگی میں کوتاہی نہ کرو۔ تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آ سکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرو کیونکہ شکر کرنے پر ازدیاد نعمت ہوتا ہے۔

(خطبات نور صفحہ 131)

(۔) حضرت مسیح موعود کا ایک الہام ہے کہ (۔)

ترجمہ: ”ہم تیری تعریف کرتے ہیں (۔) لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں۔ مگر خدا اس نور کو نہیں چھوڑے گا جب تک پورا نہ کرلے اگرچہ منکر کراہت کریں۔ ہم عنقریب ان کے دلوں پر رعب ڈالیں گے۔ جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کرلے گا۔ تو کہا جائے گا کہ کیا یہ سچ نہ تھا۔“

(تذکرہ صفحہ 48مطبوعہ 1969ء)

آخر پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ خطبہ میں میں نے ایک دوست کے خط کا ذکر کیا تھا اس پر بعض دوستوں نے احباب نے بہت زیادہ ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ میں اس دوست کو ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص خاندان کے مخلص فرد ہیں لیکن اپنی سمجھ کے مطابق جو انہوں نے سمجھا اس کا اظہار کیا۔ لیکن اس وجہ سے مجھے یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ جماعت کے سامنے رکھ دوں کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ ہمدردی کا لبادہ اوڑھ کر یہ ذکر مجلسی رنگ نہ اختیار کر جائے اور کہیں کوئی نادان ٹھوکر نہ کھائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت بہت پھیل چکی ہے۔ الحمد للہ اور اس زمانہ میں اس نے ایم ٹی اے جیسی نعمت بھی ہمیں عطا فرمائی ہے، فوری رابطے کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے ایسی باتوں کا ذکر کرنا میری مجبوری ہے، خطوط کا ایک سلسلہ ہے جس میں حوصلہ دلایا جاتا ہے۔ جزاک اللہ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی ذات کیلئے مجھے مکمل حوصلہ ہے اور کوئی ایسی بات نہیں۔ لیکن جماعت کی خاطر بعض باتیں کہنی پڑتی ہیں۔ کہیں یہ ذکر آ جاتا ہے جذبات میں کہ یہ جماعت کے سامنے کہنے کی چنداں ضرورت نہ تھی سختی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تو اس بارہ میں نہایت پیار سے عرض کر دیتا ہوں کہ مجھے بھی حضرت مسیح موعود کی اس پیاری جماعت سے بہت پیار ہے اور سختی یا نرمی کے مواقع اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی طرح جانتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کی دی ہوئی توفیق سے فیصلے کرنے کی کوشش کروں گا۔

اللہ تعالیٰ اپنی رضا کے مطابق کام کرنے کی مجھے توفیق دے۔ لیکن پھر یہ بڑے پیار سے عرض کردوں کہ جو جماعت کے لئے بہتر سمجھوں گا ضرور کہوں گا اور یہ کسی کو کہنے کی ضرورت نہیں کہ اس کی ضرورت تھی یا نہیں تھی۔ جب کہہ دیا ہے تو جماعت کے مفاد میں ہوگا۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا، علیم ہے، قدرتوں کا مالک ہے، وہ آپ ہی میرے دل سے خیال نکال دے گا۔ مجھے اس بارہ میں کسی کے اس تبصرہ کی ضرورت نہیں کہ کیوں کہا۔ ہاں حالات سے باخبر رکھیں تاکہ تربیتی نقطہ نظر سے جہاں کہیں کچھ کہنے کی ضرورت ہو کہہ سکوں۔ لیکن آخر میں پھر ایک وضاحت کردوں کہ اس بات کو ختم کریں، مزید خطوط میں ان کا ذکر نہ کریں۔ ہاں اپنے اخلاص، وفا اور پیار کا اظہار کریں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت گائیں اور اسی کی حمد کرتے ہوئے، دعا کرتے ہوئے اس قافلے کو آگے بڑھاتے چلے جائیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 20۔جون 2003ء)

اشاعت احمدیت کے لئے سرزمین افریقہ جانے والے دوسرے مربی سلسلہ اور فدائی خادم دین

حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم

پندرہ سال بعد وطن واپس آئے تو آپ کے ننھے بچے جوان اور اہلیہ ادھیڑ عمر کو پہنچ چکی تھیں

محمد محمود طاہر صاحب نائب مدیر الفضل

حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب کا شمار سلسلہ احمدیہ کے ابتدائی مربیان میں ہوتا ہے۔ حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب افریقہ جانے والے پہلے مربی تھے۔ آپ کے بعد حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب مغربی افریقہ بھجوائے گئے۔ آپ غانا اور نائیجیریا میں متعین رہے۔ آپ نے 1955ء میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔ آج افریقہ میں احمدیت کی ترقی کے جو ایمان افروز نظارے ہم دیکھ رہے ہیں وہ آپ جیسے بزرگوں اور مجاہدین کی غیر معمولی قربانی کا ثمرہ ہیں جنہوں نے اپنے اہل وعیال سے دور رہ کر سال ہا سال دین کی خدمت کی وہاں جماعت احمدیہ کو مضبوط بنیادیں فراہم کیں اور اپنے خون جگر سے گلستان احمدیت کی آبیاری کی۔ حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب پاکستان کے واحد نوبل لاریٹ مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے ماموں تھے۔

آپ کے والد ماجد حضرت حافظ نبی بخش صاحب

حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب کے والد حضرت حافظ نبی بخش صاحب ساکن فیض اللہ چک (نزد قادیان) ان معدودے چند خوش قسمت احباب میں سے تھے جنہیں حضرت مسیح موعود کے دعویٰ سے طویل عرصہ قبل ہی بار بار فیض یاب ہونے کا موقعہ ملا۔ آپ کو حضور کئی بار اپنی خوابیں اور نشانات سنانے کے لئے بطور گواہ بلاتے۔ اپنے گاؤں میں بیعت کرنے والے آپ تیسرے رفیق تھے۔ حضرت مسیح موعود کے خادم خاص حضرت حافظ حامد علی صاحب آپ کے رشتہ داروں میں سے تھے۔ براہین احمدیہ کی اشاعت سے قبل ہی آپ قادیان جایا کرتے اور حضرت اقدس کی صحبت سے فیضیاب ہوتے۔ آپ نے 10 مارچ 1890ء کو بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ رجسٹر بیعت میں آپ کا نمبر 181واں ہے۔

آپ کی شادی آپ کے گاؤں میں ہی محترمہ عظیم بی بی صاحبہ دختر چوہدری غلام غوث صاحب سے ہوئی۔ آپ بھی خدا کے فضل سے رفیقہ اور موصیہ تھیں۔ آپ نے 20/اگست 1925ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔

حضرت حافظ نبی بخش صاحب 25 مارچ 1942ء کو قادیان میں وفات پا گئے۔ حضرت مصلح موعود نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعہ رفقاء میں آپ کی تدفین ہوئی۔ والدہ اور والد صاحب کی وفات کے وقت حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب اعلائے کلمہ دین کے لئے افریقہ میں قیام پذیر تھے۔

حضرت حافظ نبی بخش صاحب کو اللہ تعالیٰ نے حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب اور ملک حبیب الرحمان صاحب جیسے فرزند اور نوبل لاریٹ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جیسے نواسے سے نوازا۔ (رفقاء احمد جلد 13)

قربانی کا سفر

حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب دعوت الی اللہ کے لئے افریقہ بھیجے جانے والے دوسرے مربی سلسلہ تھے۔ آپ سے پہلے حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب مغربی افریقہ میں متعین تھے۔ آپ کو افریقہ کے مشکل حالات میں ابتدائی طور پر مقبول خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کو عین جوانی میں 23 فروری 1922ء کو گولڈ کوسٹ (غانا) بھجوایا گیا جب کہ ابھی آپ کی شادی بھی نہیں ہوئی تھی۔ آپ سات سال سے زائد عرصہ گزار کر 1929ء میں واپس قادیان تشریف لائے۔ اس عرصہ کے دوران آپ کی والدہ ماجدہ وفات پا گئیں۔

قادیان واپسی کے قیام کے دوران آپ کی شادی ہوئی اور شادی کے کچھ عرصہ بعد ہی فروری 1933ء میں آپ کو دوبارہ مغربی افریقہ بھجوایا گیا۔ جہاں آپ بیوی بچوں کے بغیر تقریباً 15 سال تک فریضہ اشاعت دین بجا لاتے رہے۔ اور 1947ء کے آخر میں واپس تشریف لائے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دو فرزند عطا فرمائے۔

1۔ مکرم شیخ لطف المنان صاحب حال مقیم نیویارک امریکہ، انہوں نے خدا کے فضل سے اپنا کاروبار کیا اور خوشحال زندگی بسر کی۔ اب ان کی ساری اولاد امریکہ میں مقیم ہے۔

2۔ مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب لیبر آفیسر۔ ماڈل ٹاؤن میں رہائش پذیر تھے چند سال قبل وفات پا گئے۔ آپ کے بچے پاکستان میں ہی مقیم ہیں۔

حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب نومولود ننھے بچوں کو چھوڑ کر افریقہ گئے اور جب تقریباً پندرہ سال بعد واپس آئے تو بچے جوان ہو چکے تھے اور اہلیہ محترمہ کے بالوں میں سفیدی آ چکی تھی اور آپ ادھیڑ عمری کو پہنچ چکی تھیں۔ قیام افریقہ کے اس عرصہ میں آپ کے والد حضرت حافظ نبی بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود بھی انتقال کر گئے۔

پاکستان واپس آئے تو کچھ عرصہ وکالت تبشیر اور نظارت دعوۃ الی اللہ میں خدمت کی اس کے بعد حضرت مصلح موعود نے آپ کو افسر لنگر خانہ حضرت مسیح موعود مقرر فرمایا۔ حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی اس قدر دن رات خدمت میں مصروف رہے کہ اپنی صحت کا بھی خیال نہ رکھا۔ بیماری بڑھتی گئی علاج کیلئے جولائی 1955ء میں لاہور تشریف لے گئے۔ 28/اگست 1955ء کو 59 سال کی عمر میں یہ مجاہد احمدیت اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گیا۔

29/اگست کو آپ کا جسد خاکی لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں قطعہ رفقاء میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ آپ کی وفات پر مولانا جلال الدین شمس صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

"سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک سچا اور وفادار خادم اور ہمارا پرانا رفیق کار ہم سے جدا ہو گیا"

(الفضل 29/اگست 1955ء)

آپ نے قیام مغربی افریقہ میں غانا اور نائیجیریا میں غیر معمولی خدمات سرانجام دیں۔ اس دوران آپ کو کئی اندرونی اور بیرونی مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا لیکن آپ نے انتہائی جرأت و بہادری کے ساتھ ان مشکلات کا سامنا کیا اور احمدیت کی جڑیں مضبوط کر دیں۔ 1940ء میں آپ نے جماعت نائیجیریا کی تشکیل نو کی آپ نے تقریباً ربع صدی تک اپنے اہل وعیال سے دور رہ کر افریقہ کی سرزمین میں خدمات دینیہ سرانجام دیں آپ کی اس غیر معمولی قربانی کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ (تاریخ احمدیت جلد 18)

ویمبلے کانفرنس میں شرکت

1924ء کا سال یورپ میں اشاعت دین کے حوالے سے ہمیشہ یادگار رہے گا۔ اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی لنڈن کے دورہ پر تشریف لائے۔ آپ نے ویمبلے میں ہونیوالی کانفرنس میں شرکت فرمائی جس میں آپ کا مضمون حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے انگریزی میں پڑھا۔ آپ نے تاریخی بیت الفضل لندن کا سنگ بنیاد رکھا۔ ویمبلے کانفرنس میں شرکت کرنے والوں میں حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب مربی نائیجیریا بھی شامل تھے۔ اس موقع پر لئے گئے تاریخی فوٹو میں آپ موجود ہیں جو تاریخ احمدیت جلد چہارم (جدید ایڈیشن) میں شامل اشاعت ہے۔

بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں

☆ جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر 7 دسمبر 1933ء کو دوسرے روز کی تقریر میں بیرون ممالک مربیان کی مساعی کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب مربی افریقہ کے متعلق فرمایا:-

''افریقہ کے (مربی) حکیم فضل الرحمان صاحب بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں، وہاں بیس ہزار کی جماعت قائم ہو چکی ہے احمدیوں کے چھ سکول ہیں۔ وہاں کے احمدیوں میں سے ہی کئی ایک بطور (مربی) کام کرتے ہیں۔

پس افریقہ کی جماعتیں اوران کے (مربی)...... ......اس بات کے مستحق ہیں کہ ان کے لئے دعائیں کی جائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے کاموں کے اور زیادہ عظیم الشان نتائج پیدا کرے۔ انہیں اپنی رضا حاصل کرنے کے مواقع عطا کرے۔ ان کے شامل حال اپنی تائید ونصرت کرے اور انہیں اپنی حفاظت میں رکھے''

(انوار العلوم جلد 13 ص 329)

حضرت مصلح موعود کا خراج تحسین

حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب نے جب وفات پائی تو حضرت مصلح موعود بغرض علاج ان دنوں یورپ میں مقیم تھے۔ آپ نے واپس آ کر 23 ستمبر 1955ء کو کراچی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس میں احمدی مربیان کی قربانیوں اور حکیم صاحب کی قربانی کا تذکرہ فرمایا آپ فرماتے ہیں:-

ہمارے (مربیان) میں ایسی کئی مثالیں پائی جاتی ہیں کہ انہوں نے (دین) کی اشاعت کے لئے اپنی زندگی وقف کی اور شادی کے چند ہفتہ بعد ہی غیر ممالک میں چلے گئے۔ چونکہ (۔) ان کے پیچھے ہی بچے پیدا ہوئے۔ اور وہ سالہا سال تک اپنے باپ کی شکل تک دیکھنے کو ترستے رہے۔ ایک مربی جو شادی کے معاً بعد (دعوت دین) کے لئے چلے گئے تھے۔ ان کا بچہ ان کے جانے کے بعد پیدا ہوا اور پھر بڑے ہو کر سکول میں تعلیم حاصل کرنے لگا۔ جب وہ دس سال کا تھا تو ایک دن وہ سکول سے اپنے گھر آیا اور اپنی ماں سے کہنے لگا کہ اماں لڑکے جب سکول میں آتے ہیں تو کہتے ہیں ہمارا ابا یہ لایا۔ ہمارا ابا وہ لایا۔ میرا بھی کوئی ابا ہے یا نہیں؟

اسی طرح حکیم فضل الرحمان صاحب جو حال ہی میں میرے پیچھے فوت ہوئے ہیں۔ **وہ شادی کے تھوڑا عرصہ بعد ہی مغربی افریقہ میں (اشاعت دین) کے لئے چلے گئے اور تیرہ چودہ سال تک باہر رہے جب وہ واپس آئے تو ان کی بیوی کے بال سفید ہو چکے تھے۔ اور ان کے بچے جوان ہو چکے تھے۔**

(الفضل 22 اکتوبر 1955ء)

حضرت مصلح موعود نے اس جمعہ میں آپ کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

تحریک جدید کی قرار داد تعزیت

آپ کی وفات پر تحریک جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے جو قرار داد پاس کی گئی اس میں آپ کی خدمات کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

مرحوم نہایت ہی مخلص اور سلسلہ کی دعوت کا خاص جوش رکھنے والے تھے۔ دین کے لئے غیر معمولی جوش اور غیرت رکھتے تھے۔

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کے بعد آپ دوسرے مربی تھے۔ جو مغربی افریقہ میں بھجوائے گئے۔ آپ نے اپنے حسن انتظام سے جلد ہی جماعت کو پختہ بنیادوں پر قائم کر دیا۔ چندوں میں باقاعدگی شروع ہوئی۔ احمدی بچوں کی تعلیم کیلئے مدارس قائم ہوئے۔ سالٹ پانڈ میں پختہ مشن ہاؤس تعمیر ہوا۔ غرضیکہ حضرت نیر صاحب مرحوم کی قائم کردہ بنیادوں پر ایک پختہ اور مضبوط نیز وسیع عمارت انہوں نے بنائی۔

آپ 1922ء سے 1929ء تک کام کرتے رہے۔ 1929ء میں ہندوستان تشریف لائے۔ دوبارہ آپ 1933ء میں تشریف لے گئے اور 1934ء میں آپ کا تبادلہ نائیجیریا ہو گیا۔ نائیجیریا میں مرحوم کو بعض شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اور مخالفین نے متعدد مقدمات میں آپ کو الجھا رکھا۔ تاہم آپ نے سرتوڑ کوشش کی اور مشن کو مضبوط بنیادوں پر استوار کیا۔ لیگوس نائیجیریا کے دارالخلافہ میں ایک سہ منزلہ مشن ہاؤس اور احمدیہ بیت الذکر تعمیر کئے۔ آپ 1934ء سے 1947ء تک مصروف میدان عمل رہے۔ (روزنامہ الفضل 31 اگست 1955ء)

ایک سابق مربی افریقہ کے تاثرات

مکرم مولوی صالح محمد صاحب سابق مربی مغربی افریقہ جو نائیجیریا اور غانا میں تعینات رہے تھے انہوں نے حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب کے اخلاق اور جوش دعوت الی اللہ کا مشاہدہ کیا وہ آپ کی وفات پر آپ کے بارہ میں تحریر کرتے ہیں:-

''اس دین کے پہلوان سے مجھے کوئی دنیاوی تعلق نہ تھا۔ اور نہ ہی کوئی رشتہ داری تھی۔ ہمارے محلہ میں اور پڑوس میں رہتے تھے بچپن کے کچھ دن اس کے پڑوس میں گزارے تھے۔ مگر اس کا بھی کوئی خاص اثر میرے دل و دماغ پر نہ تھا۔ جس چیز نے ان کی وفات پر میرے دل میں ٹیس پیدا کی اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے وہ ان کا وہ جہاد ہے جو انہوں نے اٹھتی ہوئی جوانی اور اس کی بھرپور تمناؤں کو اللہ تعالیٰ کی اور اس کے دین کی راہ میں قربان کرتے ہوئے سالہا سال تک مغربی افریقہ کے ہولناک جنگلوں اور ناموافق ہواؤں اور فضاؤں میں کیا تھا۔

میری آنکھوں نے جو دیکھا اور میرے کانوں نے جو سنا وہ یہ ہے کہ اس اللہ تعالیٰ کے دین کے بہادر سپاہی نے دل کو ہلا دینے والی اور روح کو تڑپا دینے والی مشکلات کو برداشت کیا۔ مصائب ومشکلات کے پہاڑوں سے ٹکرا ٹکرا کر ان پر غلبہ حاصل کیا۔ اور اپنی زندگی کا سہانا زمانہ وطن سے دور بیوی بچوں سے دور محض اعلائے کلمۃ الحق کے لئے تنہائی میں گزار دیا۔ اس بہادری جوانمردی اور دلیری سے مغربی افریقہ کے ڈراؤنے اور خوفناک جنگلوں میں اس نے کام کیا ہے کہ آج کیا اپنے اور کیا پرائے ہر ایک کی زبان پر ان کا نام باقی ہے''

(روزنامہ الفضل 13 ستمبر 1955ء)

آپ کے شمائل پر آپ کے بھائی کا بیان

حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب کی وفات پر آپ کے بھائی مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز نے آپ کے شمائل واخلاق اور جذبہ دین کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

''حکیم صاحب ان ہستیوں میں سے تھے۔ جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت کے ابتدائی ایام میں حضور کی وقف زندگی کی تحریک پر لبیک کہی۔ اور حضور کے ارشاد کے مطابق مغربی افریقہ کے وسیع علاقوں گولڈ کوسٹ سیرالیون اور نائیجیریا میں 23 سال دعوت اور تربیت کا حق ادا کیا۔ احباب جانتے ہیں کہ یہ وہ علاقے ہیں کہ جنہیں جغرافیہ نویس اور سیاح White man's grave (سفید فام لوگوں کی قبر) کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اور یہ بات ہے بھی درست۔ کیونکہ اس علاقے میں انسانی صحت بہت جلد خراب ہو جاتی ہے لیکن حضرت حکیم صاحب مرحوم پہلی دفعہ 8 سال اور دوسری دفعہ ایک معمولی سے وقفہ کے بعد 15 سال لگاتار اسی علاقہ میں رہ کر فریضہ تربیت ادا کرتے رہے۔ علاوہ عام تربیت کے آپ کو اس عرصہ میں خصوصاً نائیجیریا میں بعض مخالفین اور مرتدین کی طرف سے بڑی بڑی مشکلات پیش آئیں۔ وہ لوگ بڑے بارسوخ اور تعلیم یافتہ تھے انہوں نے آپ کو کئی قسم کے مقدمات میں الجھائے رکھا لیکن آپ نے بلاخوف وخطر ڈٹ کر ان کا مقابلہ کیا اور آخر بیت الذکر مشن ہاؤس وغیرہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اور جماعت کی تعلیم وتربیت کے لئے مدارس کا اجرا کیا۔

اہل وعیال سے جدائی اور غیر معمولی قربانی

اس عرصہ میں آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ ننھے بچوں اور دیگر عزیز واقارب کی طرف سے کئی دفعہ آپ کی واپسی کا تقاضا ہوا۔ لیکن آپ نے دینی کام کو ادھورا چھوڑ کر واپس آنا مناسب نہ سمجھا اور جہاں تک میرا علم کام کرتا ہے کبھی حضور پرنور کی خدمت میں واپسی کیلئے استدعا نہ کی۔ آخر 1947ء کے اواخر میں جب آپ پاکستان تشریف لائے تو سب نے دیکھا کہ شادی کے اڑھائی سال بعد 1933ء کے ابتدا میں جو شخص جوانی کی حالت میں دوبارہ دعوت الی اللہ کے لئے نکلا تھا۔ وہ اب بڑھاپے میں قدم رکھ چکا تھا۔ اور آپ کی اہلیہ محترمہ جنہوں نے شادی کے بعد صرف اڑھائی برس اپنے محترم خاوند کے ساتھ گزارے، وہ اب ادھیڑ عمر کو پہنچ چکی تھی۔ لیکن یہ سب کچھ محض اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر انہوں نے برداشت کیا۔

علاوہ ازیں جب پہلی دفعہ آپ 8 سال کیلئے تشریف لے گئے۔ تو آپ کی والدہ صاحبہ مرحومہ آپ کی عدم موجودگی میں وفات پا گئیں۔ اور پھر جب دوبارہ آپ 15 سال کے لئے تشریف لے گئے۔ تو آپ کے والد صاحب محترم حضرت حافظ نبی بخش صاحب اس دار فانی سے کوچ کر گئے اور آخری بار دونوں میں سے کسی کی بھی زیارت آپ کو نصیب نہ ہوئی۔ لیکن پھر بھی آپ کی والدہ صاحبہ آپ کے والد صاحب اور آپ سب اللہ تعالیٰ کے تقدیر پر راضی تھے کہ یہ جدائی محض اس کے دین کی خاطر تھی''

(الفضل 12 ستمبر 1955ء)

اللہ تعالیٰ آپ کی غیر معمولی قربانی کو قبول فرماتے ہوئے آپ کے درجات بلند کرے۔ اور آپ کے خون جگر سے سینچے ہوئے گلستان احمدیت کو ثمر آور اور بار آور کرتا چلا جائے اور ہمیں آپ کی نیک یادوں اور قربانیوں کو یاد رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

> اپنے نفسوں کو اور اپنے اہل کو خدا تعالیٰ کے غضب کی آگ سے بچانے کی کوشش کرو۔ اس کا طریق قرآن نے یہ بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف خالص رجوع کرو۔ توبہ کرو اور توبہ پر قائم رہو۔
> (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم چوہدری عزیز احمد باجوہ صاحب دارالصدر غربی ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ میرے پوتے مکرم کلیم احمد باجوہ صاحب حال لندن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 18 جون 2003ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جو مکرم چوہدری رفیق احمد باجوہ صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ نومولود کا نام زکریا اعظم تجویز ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مبارک احمد ظفر بلوچ صاحب کارکن انصاراللہ پاکستان لکھتے ہیں کہ محترمہ لعل بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم میاں خورشید احمد صاحب مرحوم آف ڈیرہ غازی خان مورخہ 26 جون 2003ء کو بعمر 70 سال وفات پا گئی ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت اللہ بخش خان صاحب بزدار آف بستی بزدار تحصیل تونسہ کی پوتی تھیں۔ اگلے روز صبح 9:30 بجے دارالضیافت میں مکرم عبدالوہاب احمد صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی۔ ان کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری حفیظ احمد باجوہ صاحب آف چک نمبر 92/12-L ضلع ساہیوال مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

مکرم اکرام اللہ بھٹی صاحب مربی سلسلہ دوڑ ضلع نوابشاہ کی والدہ چندہ ماہ سے شوگر کی زیادتی و معدہ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

مکرم محمد صدیق صاحب کارکن خلافت لائبریری کے والد مکرم فضل احمد صاحب ساکن بستی جھول رحیم یار خان کے معدے کا آپریشن 7 جولائی 2003ء کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ہوا ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم شہزاد احمد سلیم مروٹ ضلع بہاولنگر کی دادی مکرمہ کریم بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد عبداللہ صاحب مرحوم کافی عرصہ سے بلڈ پریشر اور درد کی وجہ سے تکلیف میں رہتی ہیں۔ ان کی کامل صحت و سلامتی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 1

کے ذریعہ خدمت کا وسیع میدان موجود ہے۔ آپ ساری زندگی یا کم از کم تین سال اس نیک مقصد کی خاطر محض للہ وقف کر کے دینی و دنیاوی نعماء کے وارث بن سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے رابطہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں بیت الاظہار۔ ربوہ)

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے نفیس زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 0432-594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کالھیاں والا۔ سیالکوٹ

گائیڈ لائن اکیڈمی کی دو اہم کتب
خلافت رابعہ کی فتوحات و ترقیات
ایم ایم احمد۔ شخصیت اور خدمات
مرتبہ: عبدالسمیع خان صاحب
ربوہ میں الفضل برادرز پر دستیاب ہیں

حسین اور دلکش زیورات کا مرکز
الحمید جیولرز
ریلوے روڈ گلی 1۔ ربوہ
فون شوروم 214220 فون رہائش 213213
پروپرائٹرز: میاں محمد نصراللہ۔ میاں محمد کلیم ظفر ابن میاں محمد

بالوں اور دماغ کی طاقت کیلئے
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
لمبے، گھنے، سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
چھ مختلف تیل و روغن اور جرمن و فرانس کے گیارہ مختلف مدر ٹنکچرز کو ایک خاص تناسب سے یکجا کر کے تیار کیا ہوا یہ ٹانک بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔
پیکنگ 120ML۔ ایک ماہ کیلئے کافی ہے۔
رعایتی قیمت -/150 روپے مع ڈاک خرچ -/210 روپے
ہر اچھے سٹور سے طلب کریں یا ہمیں خط لکھیں۔
عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

روزنامہ الفضل کی شرح چندہ میں اضافہ

احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ عمومی مہنگائی اور تنخواہوں میں اضافے کے باعث روزنامہ الفضل کی قیمت بڑھا کر فی شمارہ تین روپے پچاس پیسے کی گئی ہے۔ اس کے مطابق خریدار حضرات کیلئے نئی شرح چندہ حسب ذیل ہوگی۔

شرح بیرون ربوہ (ڈاک خرچ شامل ہے)

سالانہ چندہ (روزنامہ)	=/1275 روپے
ششماہی چندہ (روزنامہ)	=/640 روپے
سہ ماہی چندہ (روزنامہ)	=/320 روپے
صرف خطبہ نمبر (سالانہ)	=/270 روپے

شرح اندرون ربوہ

ربوہ میں چونکہ ڈاک خرچ نہیں ہوتا اس لئے ربوہ کے خریدار حضرات کیلئے نئی شرح چندہ یہ ہوگی۔

سالانہ چندہ (روزنامہ)	=/1050 روپے
ششماہی چندہ (روزنامہ)	=/525 روپے
سہ ماہی چندہ (روزنامہ)	=/265 روپے
صرف خطبہ نمبر (سالانہ)	=/270 روپے

شرح بیرون پاکستان (ڈاک خرچ شامل ہے)

براعظم ایشیا، براعظم یورپ، براعظم افریقہ	روزانہ =/7500 روپے، ہفتہ وار پیکٹ 4000 روپے خطبہ نمبر =/1500 روپے
براعظم امریکہ، براعظم آسٹریلیا، پیسفک جزائر (فجی)	روزانہ =/9500 روپے، ہفتہ وار پیکٹ =/5500 روپے خطبہ نمبر =/2000 روپے
بنگلہ دیش	روزانہ =/5000 روپے ہفتہ وار پیکٹ =/3200 روپے خطبہ نمبر =/1100 روپے

(نوٹ): دوران سال روزنامہ الفضل کی شائع ہونے والی خصوصی اشاعتوں پر مستقل خریداروں سے کوئی زائد قیمت وصول نہیں کی جاتی۔ تاہم سالانہ نمبر کی قیمت اس کے حجم اور مطبوعہ تصاویر کے مطابق الگ ہوگی۔

آغا سیف اللہ

(مینیجر روزنامہ الفضل)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعرات 10 / جولائی 2003ء

12-10 a.m عربی سروس
1-10 a.m بچوں کا پروگرام
1-35 a.m مجلس سوال و جواب
2-35 a.m تعارف
3-00 a.m گلدستہ
3-30 a.m خطبہ جمعہ
4-30 a.m ہماری تعلیم
5-05 a.m تلاوت، درس ملفوظات، عالمی خبریں
5-55 a.m بچوں کا پروگرام
6-20 a.m مجلس سوال و جواب
7-20 a.m پیرہن
7-45 a.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
8-20 a.m ایم ٹی اے کینیڈا کے پروگرام
9-30 a.m کمپیوٹر سب کے لئے
10-30 a.m ترجمۃ القرآن کلاس
11-05 a.m تلاوت، عالمی خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m سندھی سروس
1-30 p.m مجلس سوال و جواب
3-30 p.m انڈونیشین سروس
4-05 p.m کمپیوٹر سب کے لئے
5-05 p.m تلاوت، درس ملفوظات، عالمی خبریں
5-55 p.m مجلس سوال و جواب
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m ترجمۃ القرآن کلاس
9-00 p.m فرانسیسی سروس
10-05 p.m جرمن سروس
11-10 p.m لقاء مع العرب

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

منگل	8-جولائی	زوال آفتاب	12-13
منگل	8-جولائی	غروب آفتاب	7-20
بدھ	9-جولائی	طلوع فجر	3-29
بدھ	9-جولائی	طلوع آفتاب	5-07

دہشت گردوں کو ملکی تقدیر سے کھیلنے نہیں دینگے صدر مشرف اور وزیر اعظم ظفر اللہ جمالی نے واضح طور پر اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ دہشت گردوں، انتہا پسندوں اور فرقہ پرستوں کو ملک کی تقدیر اور معصوم شہریوں کے جان و مال سے کھیلنے کی اجازت نہیں دی جائے گی، اور حکومت دہشت گرد عناصر سے بلیک میل ہوئے بغیر پوری طاقت سے ملک کو ہر قسم کی دہشت گردی سے پاک کرنے کیلئے اپنی مہم جاری رکھے گی۔

اقتصادی ترقی کا کوئی فائدہ نہیں وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ صنعتی ترقی کیلئے پنجاب میں جدید سہولتوں سے آراستہ انڈسٹریل اسٹیٹس بنائی جائیں گی۔ جہاں صنعتکاروں کو بجلی گیس اور قرضوں کی فوری سہولت ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ غریبوں کو فائدہ نہیں پہنچا تو اقتصادی ترقی کا کوئی فائدہ نہیں۔

کوئٹہ میں چھاپے 17 گرفتار کوئٹہ میں پولیس نے جو امام بارگاہ میں حملہ میں طالبان کے ملوث ہونے کے حوالہ سے تحقیقات کر رہی ہے۔ مختلف علاقوں میں چھاپے مار کر 17 مشتبہ افراد کو حراست میں لے لیا ہے یاد رہے کہ سانحہ کوئٹہ میں مرنے والوں کی تعداد 53 ہو گئی ہے جن میں 3 دہشت گرد بھی شامل ہیں۔

14 اگست سے تحریک چلائیں گے مجلس عمل کے زیر انتظام کل جماعتی کانفرنس نے اعلان کیا ہے کہ مکمل سول حکومت کی بحالی کیلئے 14۔ اگست کو راولپنڈی میں مشترکہ جلسہ سے نئی تحریک شروع کی جائے گی۔ کانفرنس نے ایل ایف او کو مسترد کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ صدر کا از سر نو انتخاب کرایا جائے۔ بے نظیر اور نواز شریف کو واپس لایا جائے اور آصف زرداری کو رہا کیا جائے۔

انتظامیہ سے کوتاہی ضرور ہوئی ہے بلوچستان کے انسپکٹر جنرل پولیس نے کہا ہے کہ کوئٹہ کے امام بارگاہ پر حملہ کے ایک زخمی ملزم نے ہسپتال میں پولیس کو بعض اہم ملزمان اور ان کے گروہ کے سرغنہ کے نام بتائے ہیں۔ انہوں نے یہ باتیں گورنر ہاؤس بلوچستان میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کو بریفنگ کے دوران بتائیں اس بریفنگ میں وزیر اعظم میر ظفر اللہ جمالی، گورنر بلوچستان اور وزیر اعلیٰ بلوچستان بھی شرکت کی۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ سانحہ کوئٹہ میں انتظامیہ سے کوتاہی ضرور ہوئی کسی نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا۔

شام اور ایران عالمی سلامتی کونسل کیلئے بڑا خطرہ ہیں برطانیہ کی خفیہ ایجنسی ایم آئی سکس کے سربراہ نے کہا ہے کہ شام اور ایران بین الاقوامی سلامتی کیلئے بڑا خطرہ ہیں جبکہ ٹونی بلیئر کی حکومت عراق کو بڑا خطرہ قرار دیتی رہی ہے۔ برطانوی انٹیلی جنس کے سربراہ کی جانب سے ایران اور شام کو بڑا خطرہ قرار دینے کے بعد برطانوی حکومت اور بی بی سی کے درمیان تنازع بگڑنے کا خدشہ ہے۔

بی بی سی الزامات واپس لے برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے بی بی سی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ان پر عائد کردہ الزام واپس لے جس میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے عراق کے خلاف جنگ کا جواز پیدا کرنے کیلئے موصولہ معلومات میں گڑبڑ کی۔ انہوں نے کہا کہ ان کے خلاف اس سے زیادہ سنگین الزام کوئی نہیں کیونکہ کسی بھی وزیر اعظم کے خلاف اس سے زیادہ کوئی سنگین الزام نہیں ہو سکتا کہ اس نے اپنی فوج کو ایسے تنازع میں دھکیلا جس کی بنیاد جھوٹ پر ہو۔ یہ الزام سراسر جھوٹ ہے بی بی سی کو تسلیم کرنا چاہئے۔ بی بی سی کے ڈائریکٹر جنرل نے کہا ہے کہ ہم اپنی سٹوری کا دفاع کرینگے۔ ہمارے کئی الزامات پہلے بھی درست ثابت ہو چکے ہیں۔

کویت میں الیکشن کویت کے نئے پارلیمانی انتخابات میں لبرل سیاست دانوں اور پارٹیوں کا تقریباً صفایا ہو گیا ہے جبکہ حکومت نواز اور اسلامی پارٹیوں نے اکثریت حاصل کر لی ہے اسلامی سلامتی تحریک اور سائنٹیفک سلفی گروپ کی پارلیمنٹ میں نمائندگی بڑھ گئی ہے۔ اسلامی آئینی تحریک کو شکست ہوئی۔ لبرل گروپ صرف 2 نشستیں جیت سکا۔ پارلیمنٹ 50 ارکان پر مشتمل ہے۔ 24 نئے چہرے سامنے آئے ہیں۔

امریکہ اور ترکی میں تنازع شمالی عراق سے ترک فوجیوں کی گرفتاری پر امریکہ اور ترکی میں تنازع پیدا ہو گیا ہے۔ قیدیوں کی رہائی سے متعلق ترک وزیر اعظم نے امریکی نائب صدر ڈک چینی سے فون پر بات کی۔

شمالی عراق میں بدنظمی ایمنسٹی انٹرنیشنل نے شمالی عراق پر برطانوی فوج کے کنٹرول پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ بصرہ میں خوف و ہراس اور عدم سلامتی کی فضا قائم ہے بدنظمی بڑھ چکی ہے۔ اس کا خاتمہ کیا جائے۔

دہشت گردی دنیا کیلئے سنگین خطرہ یورپی یونین نے روس اور پاکستان میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات انسانی جانوں کے ضیاع کی شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ دہشت گردی دنیا کیلئے سنگین خطرہ بن گئی ہے۔

آسام اور تری پورہ میں بارشیں اور سیلاب

بھارتی ریاست آسام اور تری پورہ میں بارشوں اور سیلاب سے 10 لاکھ افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔ ملیریا اور دوسری بیماریوں سے 70۔ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی - پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار - صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے
وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر - ناغہ بروز اتوار
86 - علامہ اقبال روڈ - گڑھی شاہو - لاہور

سیل - سیل - سیل
سیل کا آخری کامیاب ہفتہ
اللہ کے فضل وکرم کے ساتھ مخصوص ورائٹی پر زبردست سیل
یہ آفر محدود مدت کیلئے ہے۔
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان: 212837 رہائش: 214321

بانجھ پن - شوگر - ہائی بلڈ پریشر کا بفضل تعالیٰ شافی علاج صرف ایک بار تشریف لائیں۔
الناصر ہومیو پیتھک ہسپتال اینڈ سٹور
بالمقابل بیت الفضل - محلہ دارالفضل غربی ربوہ
فون 212004-212101-212698
Email:doctornasirshehzad@Yahoo.com
nashehzad@yahoo.com

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ
آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن نزد گلوب نمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا - میاں عباس علی، میاں ریاض احمد - میاں تنویر اسلم

چوہدری اکبر علی - موبائل 0300-9488447
پروپرائٹر
عمر اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
5418406-7448406

گوہل ٹیوٹا اینڈ ویگن مرکز
نئی کاریں - لوڈر گاڑیاں اور ویگن ہائی ایس کرایہ پر حاصل کریں
گولبازار ربوہ - فون نمبر 212758

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار۔ فیصل آباد فون 647434

البشیرز - اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
04524-214510 / 04942-423173

KHAN NAME PLATES
SCREEN PRINTING SHIELDS
STICKERS,VACUUM FARMING
BLISTER PACKAGING
PHOTO ID CARDS
TOWNSHIP:HR.PH:5150862-5123862
EMAIL:Knp_pk@yahoo.com

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH: 04524-213649

ڈیلر: ریفریجریٹر ایئر کنڈیشنر ڈیزرٹ کولر کوکنگ رینج گیزر
فخر الیکٹرونکس
ہیٹر - واشنگ مشین مائیکروویو اوون اور سٹیبلائزر
فون 7223347-7239347-7354873
1 - لنک میکلوڈ روڈ، جودھامل بلڈنگ لاہور

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29